مدیر کے نام

ڈاکٹر محمد شکیل، لاہور

مادہ پرستی کے اس دور میں ایک مسلمان کے لیے تزکیۂ نفس، ذاتی اصلاح اور شیطان کے شر سے بچنے کی اشد ضرورت ہے۔ 'اصل مسئلہ اخلاق' مولانا مودودیؒ کا مضمون: 'ایک دوسرے کے لیے کدورت' اور محمد یوسف اصلاحی کا 'گناہ گار سے نفرت نہیں، اصلاح' (جولائی ۲۰۰۸ء) اس ضرورت کو کماحقہٗ پورا کرتے ہیں۔ 'دوسروں پر تنقید اور اپنے آپ کو بھول جانا' ہر ایک کا وطیرہ بنتا جا رہا ہے۔ آج کی اسلامی و اصلاحی تحریکوں میں افراد کے مابین اسلام کے اخلاقی اصولوں پر عمل پیرا ہونے اور اخلاقی برائیوں، مثلاً بُغض و حسد، بدخواہی و بدگمانی، غیبت و بہتان وغیرہ سے بچنے کے لیے ایسے مضامین کی اشاعت مفید ہے۔

ارشد علی آفریدی، خیبر ایجنسی

'پاکستان کے حالات: تبدیلی کس طرح؟' (جولائی ۲۰۰۸ء) میں خرم مرادؒ نے تبدیلی کا حقیقی راستہ دکھایا ہے۔ مسئلہ اس پر چلنے کا ہے۔ پاکستانی معاشرے کے جن روحانی امراض کا ذکر کیا ہے اُن میں آج شدت سے اضافہ ہو رہا ہے۔ وہ ملک جس میں قانون نافذ کرنے والا خود مجرمانہ ذہنیت رکھتا ہو اور ملک کا دستور مسلسل پاؤں تلے روندتا ہو، حکمران طبقہ عدل و انصاف کی راہ میں بڑی رکاوٹ ہو، امن و سلامتی، مساوات، صبر و تحمل، ایثار و ہمدردی، اخلاص و شرافت کم یاب ہوں تو ان حالات میں صرف چہروں کی تبدیلی سے حالات بہتر نہیں ہو سکتے۔ وقت کا تقاضا ہے کہ ہم اپنے افکار و خیالات پر نظرِ ثانی کریں، اپنے رویوں میں تبدیلی لائیں، مثبت سوچ اپنائیں۔ اپنے دلوں سے مادیت اور مغرب کی مرعوبیت کو کھرچ ڈالیں اور اپنے دامن کو نورِ ایمان، ذکر و عبادت اور اعلیٰ اخلاقی اقدار سے مزین کریں۔ تب ہی ہم ایک باعزت قوم بن کر اُبھر سکتے ہیں۔

محمد صہیب عمر، کراچی

'اولیول کی اسلامیات میں فرقہ واریت' (جولائی ۲۰۰۸ء) کے حوالے سے آپ کے شذرہ نگار کی حکومت سے اپیل پڑھ کر مجھے ہنسی آ گئی۔ ہماری حکومت بلوچستان اور قبائلی علاقوں میں اپنی رٹ نافذ کرنے سے فارغ ہو، تو پھر ان اداروں پر اپنی رٹ نافذ کرے۔ دراصل اربابِ حکومت اتنی اہم ذمہ داریوں، یعنی کرسیوں کو سنبھالنے میں لگے ہوئے ہیں کہ کہاں کیا پڑھایا جا رہا ہے، اس سے انھیں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ویسے بھی ان کی نظروں میں تو لیول امتحانات لینے والے اس قوم کے محسن ہیں۔ پاکستان پر ان اداروں کی رٹ نافذ ہے، جو چاہیں، پڑھائیں۔